رکھتے ہوں، حکومت سے مخصوص اقدام اور ایسی مناسب مدت کی سفارش کرے گی جس کے اندر معقول اقدام کئے جائیں اور مذکورہ قانون میں ترمیم کی جائے تاکہ اسے اسلام کے احکام کے مطابق بنایا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کے فیصلے موثر با ماضی نہیں ہوں گے۔ اور ان پر بجنسہٖ بلا واسطہ یا بالواسطہ کوئی حق یا مطالبہ مبنی نہیں ہوگا۔

(۳-ب) دستور میں شامل کسی امر بشمول اس باب یا (۳-الف) کے یا اس کے بموجب کئے گئے کسی امر یا اس کے برعکس کسی قانون یا کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود محصولات اور فیس عائد کرنے اور جمع کرنے یا بینکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ کار سے متعلق تمام موجودہ قوانین، جو شق نمبر (۳ الف) میں متعلقہ عدالت کے فیصلے کا موضوع ہوں، اس وقت تک نافذ العمل رہیں گے جب تک کہ عدالت کے قطعی فیصلے کے تحت جس کا شق نمبر (۳-الف) میں ذکر کیا گیا ہے، نتیجہ کے طور پر مقننہ کی طرف سے موجودہ قوانین کی جگہ متعلقہ قوانین وضع نہ کر دیئے جائیں اور جب تک کہ مذکورہ قوانین نافذ العمل نہ ہو جائیں۔

مگر شرط یہ ہے کہ شقات (۳ الف) اور (۳ ب) میں شامل کسی امر کا کی گئی تشخیصات، صادر کردہ احکامات، زیر سماعت کارروائیوں اور واجب الادا اور وصول شدہ رقوم پر شق (۳ الف) کے بموجب وضع کردہ قوانین کے نفاذ سے پہلے، اطلاق نہیں ہوگا۔

ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس کی دستوری سفارشات

برائے نویں آئینی ترمیم

قرآن و سنت کو پاکستان کا بالاتر (Supreme) قانون بنانا مقصود ہے اور موجودہ نواں آئینی ترمیمی بل چونکہ شریعت کے مطابق قانون سازی کے تقاضے پورے نہیں کرتا اس لیے ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس (پاکستان زون) نے آئین میں ترمیم کے لیے

حسب ذیل سفارشات مرتب کی ہیں تاکہ نویں آئینی ترمیمی بل کو اس کے مطابق بنایا جائے یا پھر اس کو پرائیویٹ بل کی صورت میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ تنظیم کے ماہرینِ آئین و قانون نے دستور میں ترمیم کے لیے جو سفارشات مرتب کی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ آئین کی شق نمبر ۲ میں مندرجہ ذیل ترمیم کی جائے۔

(ا) قرآن و سنّت کو ملک کا بالاتر (Supreme) قانون قرار دیا جائے گا۔

(ب) حکومت کے تمام ادارے جس میں مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ اور اس کے مسلم عمال حکومت، جن میں صدر، گورنر، وفاقی اور صوبائی وزراء شامل ہیں، شریعت کے احکام کے پابند ہوں گے۔

(ج) کسی دیگر قانون، رواج، تعامل یا بعض فریقوں کے مابین شامل کسی بھی امر کے لیے اس سے مختلف ہونے کے باوجود شریعت پاکستان کے بالاتر قانون ہونے کی حیثیت سے مؤثر ہوگی۔ تاہم اگر یہ سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی قانون اسلامی ہے یا غیر اسلامی، تو اس کا فیصلہ باب ۳ الف کے تحت کیا جائے گا۔

توضیح:

(ا) شریعت سے مراد قرآن اور سنّت ہے۔

(ب) قرآن و سنّت کے احکام کی تعبیر کے لیے مندرجہ ذیل مآخذ سے رہنمائی حاصل کی جائے گی:

۱۔ تعاملِ اہل بیتِ عظام و صحابہ کرامؓ

۲۔ سنّتِ خلفائے راشدینؓ

۳۔ اجماعِ اُمّت

۴۔ مسلّمہ فقہاء و مجتہدین کی تشریحات۔

(ج) قرآن و سنّت کی تعبیر کا وہی طریقہ کار معتبر ہوگا، جو مسلّمہ مجتہدین کے علمِ اصولِ تفسیر اور علمِ اصولِ حدیث و فقہ اور اجتہاد کے مسلّمہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہوگا۔

— اسی شق نمبر ۲ میں ذیلی شق ۲ (ب) کا اضافہ کیا جائے جو حسب ذیل ہے:

(۲ ب) کوئی قانون، یا قانون کی کوئی شق، جو قرار دادِ مقاصد میں دیئے گئے حقوق سے

متصادم ہو، اسے کالعدم اور منسوخ قرار دیا جائے گا۔

۳۔ آئین کے آرٹیکل ۳۱ کی ذیلی شق (ج) کے بعد (د)، (ہ)، (و) اور (ز) کا اضافہ کیا جائے۔ جو حسب ذیل ہے:

(د) انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ کے ہر فرد کے لیے فرائضِ شریعت کی پابندی اور محرّمات سے اجتناب لازم ہوگا۔ اور جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا وہ مستوجبِ سزا ہوگا (بشرطیکہ کسی دوسرے قانون کے تحت یہ جرم مستوجبِ سزا قرار نہ دیا گیا ہو)

(ہ) خلافِ شریعت کاروبار، حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہوگا۔ اور جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا، وہ مستوجبِ سزا ہوگا (بشرطیکہ کسی دوسرے قانون کے تحت یہ جرم مستوجبِ سزا نہ ہو)

(و) شریعت کے اصولوں کے مطابق تعلیم کا انتظام۔

(ز) عدلیہ اور دوسرے محکموں کے لیے موزوں اشخاص کا انتخاب اور تقرر۔

۴۔ آئین کے آرٹیکل ۷۷، ایں علماء کے عدلیہ اور دیگر اداروں میں تقرر کے بارے میں ترمیم کی جائے۔

۵۔ آئین کے آرٹیکل B-203 میں 'جو شق وفاقی شرعی عدالت سے متعلق ہے'، کو حذف کیا جائے۔

۶۔ "دستور" اور ایسا "رواج" اور "عرف" جس نے قانون کی حیثیت اختیار کر لی ہے، قانون کی تعریف میں شامل کیا جائے۔

۷۔ آرٹیکل D-203 (جو وفاقی شرعی عدالت سے متعلق ہے) اس میں A-3 کا حسب ذیل اضافہ کیا جائے:

A-3 "ان تمام قوانین کے باوجود، جو آئین کے اس باب میں شامل ہیں، وہ قانون جو مالیات سے متعلق ہے، یا اُن کا تعلق کسی ٹیکس، فیس کی وصولی، بنکنگ، انشورنس اور ان کے متعلقہ ضابطوں سے ہے (کے بارے میں ان علماء سے جو شریعت میں دسترس رکھتے ہوں، مشورہ کر کے گورنمنٹ کو پابند کیا جائے گا، کہ وہ ۹۰ دن کے اندر قانون میں ترمیم کر کے اسے قرآن و سنت سے ہم آہنگ کرے۔

—— آرٹیکل D-203 (۲) کی کلاز (a) میں "صدر" اور "گورنر" کا لفظ آیا ہے۔ ان

کی بجائے "قومی اسمبلی" اور "صوبائی اسمبلی" کے الفاظ شامل کئے جائیں۔

۹- آرٹیکل ۲۳۰ (جو اسلامی کونسل سے متعلق ہے) میں حسب ذیل ترامیم کی جائیں: اس کی کلاز (الف) میں مشاورت کی رپورٹ ریفرنس سے ۶۰ دن کے اندر اندر بھجوانے کے لیے اسلامی کونسل کو پابند کیا جائے گا۔ ذیلی دفعہ (۲) حذف کی جائے۔ ذیلی دفعہ (۴) میں "، سال" کی مدت کی بجائے "۳ سال" اور "۲ سال" کی بجائے "۶ ماہ" کی مدت کے الفاظ شامل کئے جائیں۔ اور وفاقی یا صوبائی اسمبلیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اسلامی کونسل کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد — اس کے مطابق، یا اس میں ترمیم و اضافہ کے بعد، جیسی بھی صورت ہو، متعلقہ قانون کو قرآن و سنّت کے مطابق بنائیں۔

۱۰- آئین کے آرٹیکل ۲۳۲ (جو ہنگامی حالات سے متعلق ہے) میں ترمیم کی جائے۔ اور ہنگامی حالات میں بھی ان حقوق کو، جو قرآن و سنّت نے کسی شخص یا فریق کو عطا کئے ہیں اور جو قرار دادِ مقاصد میں درج ہیں، معطل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

۱۱- آئین کے آرٹیکل ۲۴۸ (جس کے تحت صدر، گورنر اور وزراء کو قانونی تحفظات دیئے گئے ہیں) کو حذف کر دیا جائے۔ البتہ صدر، اور گورنر کے خلاف دیوانی یا فوجداری کارروائی سے قبل ۶۰ دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ اور اس سلسلہ میں ان کے خلاف سماعت کا اختیار سپریم کورٹ کو ہوگا۔ ان کے خلاف الزام یا دعوٰی غلط یا جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں فریقِ کارروائی کو شرعی قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ البتہ ان کے خلاف کسی عدالت سے گرفتاری کے وارنٹ جاری نہیں کئے جائیں گے۔ دعوٰی یا الزام ثابت ہونے کی صورت میں ان کو ملک کے قانون کے مطابق سزا دینے کا اختیار سپریم کورٹ کو حاصل ہوگا۔

۱۲- آئین کے جدول نمبر ۳ میں "حلف" کے الفاظ میں ترمیم کر کے آئین کے ساتھ "قرآن اور سنّت کے تقدس اور تحفظ" کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

۱۳- آئین کے جدول نمبر ۴ کے حصہ دوم، آئٹم نمبر ۴۸ کا اضافہ کیا جائے جو حسب ذیل ہے:

"(۴۸) شریعت میں وہ تمام امور شامل ہوں گے جو اس سے متعلق ہیں۔"

تاکہ اس سے وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کو قرآن و سنّت کے مطابق قانون سازی کے اختیارات حاصل ہوں۔